

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# دعوتِ اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام ہے

# والدین لا عَمَّ

ترتیب محمد صدیق فانی

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ ماگریٹ سکھر بھٹکنا

ناشر:

الدُّوْلَةِ فِي عَطَافَةِ عَلَمَاءِ إِلَمَسْتَ كَمْ مَطَاعِهِ كَرِيں!

نام کتب	زخ	نام کتب	زخ
الضادی رضویہ اول تا پنجم	۳۲۵	بہشت کل گنجیان	..
الحجۃ العینیہ ۱/۵	۷	تسکین المخاطر فی مستلة حاضر و ناظر	..
اسکام شریعت اول تا سوم بیکاریہ ۱/۴	۲۲	تاریخ خلفاء	..
اووار الحدیث	۳۴	تجییت تحقیقت محمدی (سیرت)	..
انتقال سحر (ظہور الحسن بھوپالی)	۱۰	بینیفی جماعت ۱۴/۱۵/۱۳۵۰	..
اویماہ ملن ۱۷/۵/۰۰	۲۰	تذکرہ غوث الشقین	..
استئناف شیعہ نما	۵	تذکرہ الاولیاء	..
انگوٹھے چھ منے (منیر العینی)	۱۵	تعارف علماء اہل سنت	..
انگوٹھے چھ منے کامسک (محمد شفیع)	۵	تعجب الرؤیا	۱
المحیۃ المنذیر عربی	۱۵۰	تفسیر ضریبی پارہ اول تا یازدهم فی جلد	..
الطبیب البیان رہ تقویت الایمان	۲۲	تفسیر العرقان (رضی حبیل، تمام احتمام)	..
ابالشیخ انجیہ (شرح کافیہ)	۲۰	۱۰۰، ۱۰۰، ۱۰۰، ۱۰۰، ۱۰۰، ۱۰۰	..
الدولۃ الملکیہ	۷۶	تفسیر ضریبی لاقرآن اول تا پنجم سیٹ	۵.
بخاری شریف سی جلد علی اردود	۳۲۳	تفسیر ابن عباس مترجم شیعی - ۱۰۰	..
برادران کبو	۳	جامع الحجی کامل	..
بخاری شریف اول تا سیزہ حصص - ۱۴۵	۱۸۰	جہاد فی سبل اللہ	..
بھیانی کتابت جلد اعلیٰ	۳۰	جستی زیور	..
بخاری شریف ۷/۷	۵	جذب القلوب (تاریخ مدینہ)	..
بخاری شریف ۷/۸	۵۰	جماعت اسلامی	۲۲
بخاری شریف ۷/۹	۱۸	حق و باطل کی جنگ	..
بخاری شریف ۷/۱۰	۱	حدائق بخشش نعمت ۱۸/۱ جینی ۹/۰	۵۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دھویت اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام میں

والدین لا عالم

ترتیب محمد صدیق فانی

مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ کریم سکھ پونہ

ناشر:

بکاری

نام کتاب	اسلام میں والدین کا مقام
ترتیب	محمد صدیق فانی نقشبندی
مطبوعہ	
ناشر	اجماد علی قادری
باتعاون	محمد صدیق فانی نقشبندی
تعداد	۱۰۰ (ایک ہزار)
ملنے کا پتہ	مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ مارکیٹ
سکھر	
تم	محمد سعید فانی نقشبندی

خود خدا حاصل ہے ایسی نیکت سخت اولاد کا  
ماننی ہو گھم جو مال باپ کا اُستاد کا

مسیح اُستاذ مال باپ بھائی بہن  
اہل ولد و عشیرت پا لامکوں سلام

(اعلمہ نعت علیہ الرحمۃ)

## انساب نائل القبضہ

اپنے شفقت رفیق، پیکر ہر دفا، اسیر تحریکِ نظامِ مصطفیٰ (صلوات اللہ علیہ وسلم) جناب سید محمد بن قاسم شری نہذنگار روز نامہ، آفتاب، اور سرپاٹے خلوص و ایثار جناب سید عبدالرشد صاحب ارشد جزل سیکڑی انجمن علماء اسلام (پاکستان) خانیروال کے نام، جن کی شفقتیں بھپر بھیشہ سایہ فلان رہیں۔

دناکوش و نیازکش

محمد صدیق نائل خسائیوال

۱۵ جون ۱۹۶۸ء برلن پر

## پیش لفظ

اس کائناتِ رنگ دلوا در جہاں آب و گل میں والدین ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جن کی آنکھ مبتعثیں انسان زندگی کے ابتدائی مرحلے کرتا ہے۔ مگر جوں ہی عنوان شباب کو پہنچتا ہے تو اسے یاد نہ کر نہیں رہتا کہ وہ کل تک کس کے سہارے جی رہا تھا۔ پھر ان کی قدر و ممتازت کا اُس وقت کا حلقہ، احساس ہوتا ہے جب وہ ان کی محنتوں اور شفقوتوں سے موروم ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ بوفرمان خداوندی اور ان کی بزرگی و عنعت کے پیش نظر ان کے حقوق کی صحیح طور پر بجا آوری میں بدل و جان کوشان رہتے ہیں۔ وہ دُنیا میں بھی کامیاب و کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور آخرت کی اولی و سرہدی نعمتوں سے بھی بہرہ اندوز ہونگے (انشال اللہ) اور جنہوں نے ان کے حقوق بخالانے میں کوئا ہی کی وہ کثرہ دنیا میں بھی اٹھ کر نہ امست بہاتے دیکھے گے ہیں اور آخرت میں بھی کتب افسوس میں گے۔

یہ چند سطور ایسے ہی لوگوں کے لئے احاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں جو ان نعمت خداوندی سے نماشت ہو کر ذاتِ خالیت کی علیق گھر اُسیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ تاکہ ان کے لئے یہ رسالہ شدہ ہدایت کا مہیا ثابت ہو۔ اور انہیں اس علم نعمت کا اساس دلائیں مدد و معافیں ہو۔

اللہ تعالیٰ کے نعمور و نعمت بدعامل کروه اس سچی حیر کو فرمائ کر ذریعہ نجات اور

ذخیرہ آختہ بنائے اور مسیحہ والدین کو بھی اس کے اجر و ثواب میں شرکیت ہیم  
فرماتے۔ (آئین)

صلی اللہ علی النبی الای والہ و صحبہ و جمیں امتحہ و مل

# آیاتِ شرائی

①

وَقَضَى رَبُّكَ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ دِبِّ الْأَنْوَارِ الَّذِينَ إِحْسَانًا دَامَتْ  
يَنْفُثَةُ عِنْدَكُمْ أَنْكِبَرَ أَهْمَدَهُمَا أَذْكَلَاهُمْ أَلْقَنَ لَهُمَا أُمْتَدَّ وَلَا  
شَهَرَهُمَا رَقْلَ لَعْنَاتُهُ لَا كَرِيمًا ○ وَاغْنِنُ لِمَعَاجِنَ الْذُلِّ مِنَ التَّغْرِيرِ  
وَقُلْدَتْ أَزْعَمَهُمَا كَارَبَلْنِي صَفِيرًا ○

ترجمہ: اور یہ رتبے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا اسی کو نہ پر جواناں باپ کے ساتھ اچھا سلوک  
کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو سچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انہیں نہ بھڑکا۔ اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عابزی کا بازو بچا۔  
زم دلی سے۔ اور عزم کر لئے میسر رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے  
چھپن میں پالا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

Thy Lord hath decreed, that ye  
worship none save Him, and (that ye  
show) kindness to parents. If one of  
them or both of them attain old age with thee,

محمد صدیق فانی نایوال

۱۵ رجب ۱۹۶۶ء بردارہ

کے مقابلہ جو حکم دیا جائے ہے۔ وہ ماں باپ کے ساتھ صحنِ سلوک سے پیش آئنے کے متعلق ہے جب ماں باپ جوان ہوں اور اپنی ضروریات کے خلاف گفیل ہوں۔ اس وقت تو انہیں ان کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ ان کے دستِ نگہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب بڑھا پا آ جاتا ہے۔ صحت بگڑنے کا جاتا ہے وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ اور اولاد کے سماں کے مقابلہ ہو جاتے ہیں۔ اس وقتِ صادوتِ مند اولاد کا فرض ہوتا ہے، کہ ان کی خدمتِ گزاری اور بوجوئی کے لئے اپنی کوششیں وقت کرنے۔ اگر مرض طول پکڑ جاتے اور ان کا مزاج چلا چلا ہو جاتے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو ان حالات میں بھی ان کی ناز برداری میں کوئی تکریزِ اٹھار کختے۔ اور بزرگوار! کہیں اُن کریان کی خفتگی سے اشتفت خلدر ہو کر تیری زبان سے اُن تک نکلا۔ بلکہ الگ انشتمانی انسن بلوڑ ہے والین کی خدمت کا موقع دیا ہے تو اسے فہیمت کیجو کران کے علاج و معالجہ میں ان کو اس اش اور راست پہنچا ذرا سستی سے کام نہ لے۔ ان سے محنت کلامی مت کر۔ جب تو ان سے گفتگو کرے تو ایسے مجبت بھرے انہا میں گفتگو کر کر ان کے دل کا کنول کھل جاتے اور اپنے لنت جگر کی اس احسانِ شناسی کو دیکھ کر ان کا اول سرور اور اکھیں روشن ہو جائیں۔ اور وہ بشرت تجوہ و عایش دینے لگیں یعنی انتہائی تواضع اور انکساری سے ان کے ساتھ پیش آ۔ ایسی تواضع جس میں رحمت و مجبت کی خوشیوں ہو۔ کیوں کہ اسی تواضع جس میں رحمت و شفقت کی پچک نہ ہو وہ کسی امر مقام پر مناسب ہو تو ہو، والین کی بارگاہ میں وہ تعطیل پسندیدہ نہیں اور تحقیقت تقویہ ہے کہ انسان یہ سب کچھ جی اگر بجا لائے تب بھی اُن احسانات کا بدل نہیں ہو سکتا، جو ماں باپ نے اپنی اولاد پر کئے ہوتے ہیں۔ اُن سے ہمہ دہ برا ہوئے

say not “Fie” unto them nor repulse them, but speak unto them a gracious word.

یہ آیات بڑی اہم اور توجہ طلب ہیں۔ ان میں اسلامی تعلق کے بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے طفیل اسلامی معاشرہ کو اسلامِ عالم میں ایک منفرد مقام حاصل ہو گیا ہے۔ ان آیات میں بڑے دلکش انداز میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کا تعلق اپنے کریم و رحیم پر رُوگار سے کیسا ہو ناچاہیے اس اپنے ماں باپ قریبی رشتہ داس اور معاشرہ کے دوسرا سے افراد کے ساتھ اس کا برتاؤ کیسا ہو ناچاہیے۔ آج جس بھی نادی تہذیب کی پچک ایک اکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اور کئی سادہ لمح، لوگ اُس پر فریضہ ہو چکے ہیں۔ ان ہدیات کے پیش قرار ہم بڑے دلوق سے کہہ سکتے ہیں، کہ ان تعلقات کو جس طرح قرآن حکیم نے صحیح انسانی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ ان کی برکت سے ہمارے تعلقات زیادہ اخلاص و محبت پر منی ہیں۔ اس نے ان آیات کا مطالعہ کرتے وقت بڑے تدبیر سے کام لیا چاہیے۔

پہلی آیت کا آغاز ”وَقُنْتَ“ کے لئے ہڑا ہے (جو کہ قرآن حکیم میں مختلف مقام پر مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے)، اس آیت میں ”قُنْتَ“ (حکم کرنا) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی احکامِ احادیث نے یہ حکم فرمایا ہے۔ اس نے اس کا بجا لانا ہر شخص پر لازم ہے جو اپنے آپ کو اس کا بندہ اور اسے اپنا مالک قیقیں کرنا ہو۔ آیت کا مدعایا ہو ڈا کر لے محبوب! آپ کے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ اس دمۃِ لا شرکیت کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔ اس اہم اور عظیم ارشاد فرمان

ادران کا حق پس ادا کرنے کی اگر کوئی صورت بننے تو یہ ہے کہ تو بارگا و خداوندی میں عجز و نیاز سے ان کی مغفرت اور نیشن کیلئے دعائیں مانگتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ لے مولائے حکیم انہوں نے میری پروردش کی۔ میرے لئے بڑی تکلیفیں برداشت کیں ہیں اُن کا مدد فینے سے قاصر ہے، تو ان پر اپنا در رحمت کشادہ فرمای جس طرح انہوں نے میری بے بُی کی حالت میں بھرپُری عنایات شفقوتوں اور محبتوں کی انتہا کر دی۔ اسی طرح تو بھی ان پر اپنی عنایات پے پایاں اور در حست پے انہما کے پھول بر سا۔ اس لئے ”  
قُلْ رَبِّ ارْجُهَا إِلَّاْكُوكْسَةَ الَّتِي  
وَوَصَّيْنَا إِلَيْنَا بِوَالِدَيْهِ أَحْسَانًاً دَحْلَثَةَ أُمَّةٍ كُرْهَاءَ وَرَصْعَةٌ  
كُرْهَاءَ دَرَضَتْهُ وَكُرْهَاءَ دَحْلَثَةَ تَلَثُونَ شَهْرَانَ (سرہ احتفات)  
قل رب ارجھا اُلّا کوکسکے لئے دعا و مغفرت کرنے کا حکم دیا۔“

(تفیر میمار القرآن جلد ۲ ص ۵۶، ہ مطبوعہ لاہور)

## ۲

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا إِذْ أَنْتُمْ أَحْسَانًا  
تَرْجِمَہ: اور اشکر کی بندگی کرو اور اس کا شرکیہ کی کونہ تھہرا اور ماں باپ سے بھلاکی کرو۔  
(ترجمہ علمحضرت علیہ الرحمۃ)

And serve Allah. Ascribe nothing as partner unto Him. (Show) kindness unto parents.

یعنی پسندیدن کا حق تو توجہ پر یہ ہے کہ اس کی یاد، اس کے ذکر، اور اس کی عبادت میں سرشار ہے۔ اور کسی کوکی حیثیت سے بھی اس کا شرکیہ نہیں، نہ ذات میں نہ

صفات میں۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان اور مردمت کا بہتا ذکر ہے۔ اور ان کو ذکر تکلیف پہنچانے کا خیال تک بھی تیرے دل میں نہ گز رہے۔  
(تفیر میمار القرآن جلد اول)

## ۳

وَوَصَّيْنَا إِلَيْنَا بِوَالِدَيْهِ أَحْسَانًاً دَحْلَثَةَ أُمَّةٍ كُرْهَاءَ وَرَصْعَةٌ  
كُرْهَاءَ دَرَضَتْهُ وَكُرْهَاءَ دَحْلَثَةَ تَلَثُونَ شَهْرَانَ (سرہ احتفات)  
ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلاکی کرے۔ اس کی ماں نے اسے اپنے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جا اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھانے پھرنا اور اس کا دودھ پھرنا تا میں ہمینہ میں ہے۔  
(ترجمہ علمحضرت علیہ الرحمۃ)

And We have commanded unto man kindness toward parents. His mother beareth him with reluctance, and bringeth him forth with reluctance, and the bearing of him and the weaning of him is thirty months.

شروع آیت میں ہم سوک کا حکم ماں اور باپ دونوں کے لئے ہے۔ بگ بعد میں صرف ماں کی محبت و مشقت کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ماں کی محنت و

مشقت لازمی اور ضروری ہے۔ جمل کے زمانہ کی تکلیفیں، پھر و مفع جمل اور درود زم کی تکلیف  
ہر حال میں پچھے کے لئے ضروری ہے جو صرف ماں ہی کی محنت ہے۔ باپ کے لئے پروش  
میں محنت اٹھانا اتنا لازمی اور ضروری نہیں ہو سکتا، لگسی باپ کو اولاد کی تربیت  
میں کوئی بھی محنت مشقت اٹھانی پڑے۔ جب کہ وہ مالدار، صاحبِ خشم و فرم  
ہو۔ دوسروں سے اولاد کی خدمت لے۔ باوہ کی دوسرے ملک میں چلا جائے اور  
خوبی بھیجا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد پر ماں کے حق کو  
سب سے زیادہ رکھا ہے۔  
(معارف القرآن)

۳

إِنَّ اشْكُنْ فِي تَرْدَلَةِ دِيْنٍ (لقان)  
ترجمہ: حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ السلام)  
Give thanks unto Me and unto thy  
parents.

بِالْحَمْدِ وَالدِّينِ كا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عجہہ برآ ہو۔ وہ اس کے حیات  
وجود کے سبب ہیں۔ تو وہ کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پانے گا، سب اُنہیں کے طفیل میں  
ہوں گے کہ نعمت کمال و جو پر موقوف ہے۔ اور وجود کے سبب وہ ہوتے تو صرف ماں  
باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا سو جسم ہے، جس سے بری الزندگی نہیں ہو سکتا۔ زکار اس  
کے ساتھ اس کی پروشن میں ان کی کوششیں ان کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں خصوصاً

پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں بھک  
ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ اور رسول کے سامنے، ان کی ربوبیت  
و محنت کے مظہر ہیں۔ لہذا قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ اجل جلالت نے اپنے حق کے ساتھ  
اللہ کے حق کا ذکر فرمایا۔

و شریع الحقوق ۲۳ از امام احمد رضا بریلوی

## احادیث نبویہ

علی صاحبہما الصلۃ والسلام

۱

حضرت عبد الشنب سعو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال  
کیا کہ اللہ عز وجل کے نزدیک کون سائل سب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا وقت پر  
نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کون سا۔ فرمایا! ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، عرض  
کیا، پھر کون سن؟ فرمایا! انشک ماه میں جہاد۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۷، بخاری،  
مسلم، ابو داؤد، نسائی)

۲

حضرت یحییم اپنے باپ معاویہ بن صیدھ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میرے

عرض کیا ایا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں، فرمایا! اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، پھر عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا! اپنے باپ کے ساتھ، پھر قرب سے قریب تر کے ساتھ۔ (ترمذی، ابو داؤد)

۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ عرض کیا! پھر کس کے ساتھ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا! پھر کس کے ساتھ، فرمایا لپٹے باپ کے ساتھ۔ (بخاری، مسلم)

۴

طیلہ بن میکس کہتے ہیں کہ میں ایک جگہ میں تھا وہاں بعض گناہ سرزد ہو گئے تو مجھے گناہ کبیر و بھی حکوم ہوتے تھے میں نے ابن عمر نے ان کا ذکر کیا۔ کباوہ گناہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، فلال اور فلال۔ کہا! یہ تو گناہ کبیر و نہیں ہیں۔ گناہ کبیرہ تو نہ ہیں۔ شرک۔ قتل نفس۔ جہاد سے فراری، مشریعیت عورت پر ازالہ ملکانہ۔ سود خواری۔ مال یقین کھانا۔ مسجد میں الحاد دین کا مذاق اڑانا۔ اور دالین کا بیٹھے کی نافرمانی کی وجہ سے روپڑنا۔ ابن عمر نے کہا اکر قم جہنم سے ڈرتے رہواد رچاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ؟ کہا خدا کی قسم ہی چاہتا ہوں۔ کہا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ کہا والدہ ہیں۔ کہا نہ اک قم الگرتم اس سے نہی سے بات کرو اور اس کو کھلاو تو جنت میں ضرر جاؤ گے۔ بشرطیکہ گناہ کبیر و سے اعتناب کرو۔

۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے مردی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، مسیحہ مسیح سے ہیں سلوک کا کون نیادہ تقدار ہے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا کہ پھر کون، فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔ اس نے پھر تیری عرض کیا، پھر کون، فرمایا پھر تیری باپ۔ (بخاری و مسلم)

۶

حضرت ابی عباس سے مردی ہے۔ آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو

میں ایک شخص جہاد کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا ہاں۔  
آپ نے فرمایا، جاؤ ان کی خدمت کرو یہی جہاد ہے۔ (ترمذی)

۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
اسکی ناک خاک آلووہ ہوا، اسکی ناک خاک آلووہ ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
کس نے کہا۔ فرمایا جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اس کی زندگی میں بوٹھے ہو گئے اور  
وہ جتنی میں جاتے۔ (یعنی بڑا ہنسی سے، جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت مل  
نہ کرے)۔ (مسلم شریف)

۱۲

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا، اسکو خوبی ہو کر اللہ تعالیٰ اُس کی  
کمرڑھا آتا ہے۔

۱۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا پیشے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہوں میں سے ہے، لوگوں

روایت کی آپ نے فرمایا۔ پیشے والد کا بدل تھیں وسے سکتا۔ اگر یہ اسے غلام پاتے اور  
فرید کر آزاد کر دے (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۴

حضرت عبد اللہ بن عمر بن حاصہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں پر حضرت کی بیعت کرنے کو ماضی ہوا۔ ماں باپ کو گھر رکھتے ہوئے  
چھوٹا ہوا۔ تو آپ نے فرمایا! واپس جاؤ۔ جیتنے انہیں گلایا ہے۔ انہیں ہنسا دو۔  
(بخاری الفوائد ص ۲۹۴)

۱۵

ابو بکرؓ نعیم بن حارث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!  
سب سے بڑے گناہ تھیں زبتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ؟ آپ نے فرمایا۔  
اللہ کا کسی کو شرک بنانا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ نیک لگائے ہوئے تھے،  
اٹھ کر میڈھ گئے۔ اور فرمایا۔ ماں اور بھوپلی بات کرنا یا فرمایا جھوٹی شہادت دینا۔ حتیٰ کہ ہم  
نے دل میں کہا کاش خنور غاروش ہو جائیں (بخاری، ترمذی، نسائی)

۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

نے عرض کیا کہ اپنے ماں باپ کو بھی کوئی شخص گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں وہ بھی اور کے باپ کو گالی دے گا اور وہ شخص اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا قوہ بھی اسکی ماں کو گالی دے گا۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، الادب المفرد)

۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی کتھ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں دیں جن کی مقبولیت میں کوئی شبہ نہیں، مظلوم کی دعا، مساوی کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد کے لئے دعا۔ (احمد، ابو داؤد، ترمذی، الادب المفرد)

۱۴

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا۔ میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ اس کی طلاق کا حکم دیتی ہے (کی کروں؟) ابو الدرداء نے کہا ایسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہٹا ہے کہ وہ البتہ دروازہ نہیں سے بہتر دعا نہ ہے اگر اب تو چاہے اس دروازہ کو منائع کر ادا اگر چاہے تو معموظہ کر۔ (ترمذی، مسیح ابن حبان، ابن ماجہ، مستدرک مسلم)

۱۵

خوبی سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۱۶

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
وہ نسبت گزار میٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے میں  
ایک سبقی کا ثواب پتا ہے۔ لوگوں نے عزم کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ نظر  
کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ (یعنی اُس کو) سو مقبول حج کا ثواب ملی گا)  
(مشکوٰۃ ص ۲۱ بحوالہ شعب الایمان بہقی)

## غیرِ مول کے اوقاں

مال بآپ سے ایسا سلوك کر جس کا کوئی پانی اولاد سے اپنی نسبت پاہتا ہے۔ مال بآپ درخت کی طرح ہیں۔ اور اولاد پھل کی مانند۔ درخت کی جتنی اچھی طرح پر درش کریں اتنا ہی اس کا پھل اچھا ہو گا۔ مال بآپ کی خدمت کریں کہ تو ان کی دعائیں ملے گا، جو ہر ایک دعا سے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس خدمت سے جو رب کی خشنودی تجھے شامل ہو گی وہ اس کے علاوہ ہے۔ خدمت مارپید عقلمندی کی دلیل ہے۔

(استاذ ہمروزیرنو شیرزاد)

قابو<sup>لہ</sup> نامہ از کیا کاؤں بن اسکندر

میں نے سب سے پہلے مال کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔  
(لاہنگ فیروز)

خوشیدل کے تلامیں اور سرتوں کے ہجوم میں مال کی غفت کو دیکھو۔ (نیپولین بوناپارٹ)

له شہر کی اخلاق آمرز کتاب

پنچے کے لئے سبے اپنی جگہ مال کا دل ہے خواہ پنچ کی عمر کرنی ہو۔ (شکپیر)

میں نے زندگی میں ثابت تذکری کا درس پانی مال سے سیکھا۔  
میں زندگی کی کتاب میں مال کے سوا اور کسی کی تصور نہیں دیکھتا۔ (دکڑا یوگ)

مال سے ہمدردی کی توقع رکھنے کے بجائے مال کا ہمدرد ہونا چاہیے۔ (ارسطو)

مال کی زندگی میں محبت اور ہمربانی کا خفیہ داخل کیا گیا ہے۔ (ایمرسن)

مال خدا کا جلدہ اور خشنودی ہے اس لئے مال کو خوش رکھنا لازم ہے۔ (پریم چندر)

آسان کا بہترین اور آخری تحفہ مال ہے اس کی دل سے تقدیر کرو۔ (علیٰ)

### قاتینے کرام

کتاب وستت کی روشنی میں گذشتہ اور اسی میں آپ نے  
غسلت والدین کا بغور و مطاع کیا۔ اس کے متأملاً بعد غیر مسلموں کے احوال  
بھی پڑھے۔ اب زر از رگانِ اسلام کے احوال بھی ملاحظہ فرمائیے اور  
موادر کیجئے مگر جو رفتہ والدین ان نفوس قدسیہ سینے بیان فرمائی ہے،  
غیر مسلم اُس کے شرہ عشیر کو بھی بیان نہ کر سکے۔

## فرموداتِ بزرگانِ دین

**حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۷۵ھ)**

جانا پا جائے گر ماں باپ کے حقوق نہیاں عظیم اشان ہیں، کیونکہ ان سے قربت نیاد ہے۔ اور حنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کے حقوق اونہیں کر سکتا، یہاں تک کہ ان کو غلام دیکھے اور غیر کر آزاد کرنے۔ اور فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیک کرنا غماز روزہ حج و مکہ وغیرہ سے فاضل تر ہے۔ اور فرمایا لوگ بہشت کی خوشبو پنج سال کی راہ سے سو گھنیں گے لیسکن ماں باپ کا عاق اور قلع رحم کرنے والا نہ سو گھنگھا گا، حنور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کا کیا نقصان ہے جو ماں باپ کے نام پر صدقة دے تاکہ ان کو ثواب ملے اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہ ہو۔

(کیمیاء الحادث ۲۵۳ ص مطبوعہ لاہور)

**حضرت شیخ عبدالقادر جبی ملا فی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۴۱ھ)**

والدین کی فرمانبرداری کے لئے نعمتوں کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ افضل ہے، والدین کے ساتھ بھلانی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ والدین نے جن لوگوں سے ملنا بننا چھوڑ دیا ہے۔

ان سے خود بھی ترک بتعقیل کرے اور جن لوگوں سے والدین کے تعلقات ہوں ان سے خود بھی تعقیل رکھتے۔ والدین کے محلے میں مخالفوں پر ایسا ہی غصہ کرے جیسا اپنی ذات کے لئے کرتا ہے۔ اگر والدین کی کسی بابت پر غصہ آئے تو اس وقت والدین کی اُن تکالیف، اُس ایثار، قربانی، اور خلوص و محبت کو یاد کرو جو انہوں نے تمہاری پردرش کے دروازے کی ہیں۔ اور اس وقت اللہ کے اس فرمان کو سمجھی یا درکھو "شل اہمہا قوامہا مکریہا" (والدین کے ساتھ عزت سے بات کر دو) اگر والدین کی شفقت کی یاد بھی غصہ کو فردی کر کے تو بھجو کر کہ وہ بد نصیب ہے اور اللہ کی نار ہمگی میں گرفتار ہے۔ الگ تم نے اللہ کے حکم کے خلاف ماں باپ کے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے تو غصہ فر ہو جانے کے بعد رب تعالیٰ سے اس کی معافی چاہو ہو، اور تو برکو۔ اگر کسی سفر پر جانا چاہتے ہو جو تم پر واجب نہیں ہے تو والدین کی رضامندی کے بغیر میت جاؤ، والدین کو کوئی دکھنے پہنچاو۔ اس کا خیال رکھو کہ تمہاری وحشیت تھا رے والدین کو کوئی شخص آزار پہنچانے کا باعث نہیں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر عذت کی جو مال اور پتے میں جدائی کا باعث ہو۔ اگر کہیں سے کھلنے پہنچنے کی چیز لاو تو سب سے اچھا کہا ناماں باپ کو دیکھو نکدہ تمہاری خاطر اکثر جھوکے ہے ہیں۔ اور تم کو پتے اور تینج وی ہے، تمہارا پیٹ بھرا ہے خود بیدار ہے اور تم کو سُلایا ہے۔

(غفتہ الطالبین م ۱۰۰ امطبوعہ کراچی)

**حضرت خواجہ معین الدین حبیت علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۳۳ھ)**

فرمایا: پانچ چیزوں کا دیکھنا عبارت ہے۔

۱: ماں باپ کا چہرہ

کامن تمام مخدوٰق کے حقوق پر مقدم ہے۔ والدین کی حقوق کو ادا کرنا اُن کے حکم کی تابعیتی کے باعث ہے۔ ورنہ کس کی مجال ہے کہ ان کی خدمت چھوڑ کر وہ سرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے پس ان کی خدمت اس لحاظ سے فُد ایکی کی خدمت ہے۔

(مکتب شریف مٹا)

### حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۲۹ء)

- ۱۔ تغییم والدین تمام شرعاً یعنی ادویتوں میں واجب ہے۔
  - ۲۔ ماں باپ ہر چند کہ کافر یا منافق یا فاسق یا فاجر ہوں۔ اولاد کو چاہیے کہ ان کے ساتھ بھی راستہ لطف و احسان کا چلتے۔
  - ۳۔ چلتے وقت ان کے آگے رچلتے اور کلام میں نام لے کر نہ بلادے۔ بلکہ تغییم کے لفظوں سے جیسے یا سیئی ہاپ کے واسطے اور یا سیئی ماں کے واسطے اور یا ابی اور ابھی ہاکوپ کارے اور یا یہی اپنے تینی حقیقی المقدوریاں کی خدمت کر لئے میں خچ کرے۔ اور ہر کام اور ہر رات میں ان کی رضامندی کا ارادہ کرے اور اوقاتِ عزیز یا درMal نہیں اپنا ان سے دینے نہ رکھے۔ اور بعد مرلے کے بیچ جاری کرئے وہیں ان کی کمر صرف ہو۔ اور بیچ دعائیک اور استغفار کے ان کو یاد رکھئے اور واسطے ان کے خبرات اور صدقتاً بھیجئے۔ ہر ایک ججو کے انہوں ان کی تبرکی زیارت کرے۔ سورۃ یعنی پڑھ کر ثواب ان کی روح کو بخشنے۔ جو آدمی کہ ان کے ساتھ و دستی رکھتے تھے یا قرابت رکھتے تھے ان کے ساتھ مہربانی اور سلک کرے۔
- (تفہیم عزیزی پ ۱۹۲)

(تہذیم الاخلاق مٹا ۱۹۲۹ء)

- ۲ : قرآن مجید
- ۳ : عالم دین کی صورت
- ۴ : خانہ کتبہ
- ۵ : اپنے پیر کی صورت

### حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۵۷ء)

مسلمان والدین کو ناجی ستانگاہ کہیا ہے۔

(تمکیل الایمان مٹا)

ابن قافل نے ابی شعبہ شنی کی زبانی روایت کی ہے کہ پشدہ ہوئی شبہان کی شب میں مشکر، کینہ پرورد، پرسوک، قالمع رکم، پانچ الحکاک، پیٹھے والے، والدین کو ستانے والے اور شرب نوش کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہ کھ نہیں کرتا۔

(ماہشت بالسنہ ۱۹۵۷ء)

### حضرت مجدد الفتح شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۳۸ء)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ با درجہ اس امر کے اس کا معتقد ہونا چاہیے کہ سب کچھ مطلب اصل ہب پہنچنے کے مقابلہ میں معن بے کار ہے بلکہ منازل سلوک کے لئے کرنے میں صرف تعییل ہے: "عِنَّاتُ الْأَبْرَارِ يَسِّعُ الْمُقْرِبُونَ۔" آپ نے نہ ہوگا حق تعالیٰ

## علیٰ حضرت مولانا اشہر حسین صاحب صاحبِ الرحمۃ (متوفی ۱۳۴۰ھ)

ادا دو پر باپ کا حق غنیمہ ہے اور ان کا حق اس سے غنیمہ۔

اللہ تعالیٰ افتابا ہے: «ادا وہ نہ تکیہ کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بیک برتاؤ کی اسے پہیٹ میں رکھ رہی اسکی ماں تکیہ سے اور اسے جنا تکیہ سے اور اس کا پیٹ میں رہنا اور وہ محبتنا میں نہیں ہے میں ہے» اس آیت کو مردی میں رب المرزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرمائیں کوچھ خاص الگ کر کے گئے اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے محل و طلاق است اور دوسرے تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش میں جن کے باعث اس کا حق بہت راشد غنیمہ ہو گیا شار فرمایا۔ (شرح الحقوق ۵۱)

## صدر الافق مولانا سید عیم الدین مراد آبادی صاحبِ الرحمۃ

ذینما میں بہتر سلوک اور فرمادی میں رکھتا ہی مبا الغیری بابت اپنیں والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہ والی میں اُن پر فضل و حجت فرائیں کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یار رب میری خدمتیں اُن کے احسان کی جزا نہیں ہوتیں تو ان پر کرم کر کر ان کے احسان کا بدله ہو۔

والدین کافر ہوں تو ان کے حق نہ ہے! ایمان کی دعا کرے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی رحماء میں اللہ کی صفا اور اُن کی نار اضل میں اللہ تعالیٰ کی نار اضل ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کا فرقہ ناپرما راجحی نہ ہوگا۔ اور اُن کا ناذر مان کچھ بھی عمل کرے گر فدارِ غذا باب ہوگا۔ (مساہیہ قرآن مجید ص ۵۵)

## سبق آموز واقعات



ایک ان صحابہ کرام بارگاہ و راستت میں عرض پر یار ہو گئے کہ حضور احمد علیہ السلام ہمیں عجائبات امراض کا پکڑ دکر فرمائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم سے قبل تین آدمی کہیں جا رہے تھے۔ جب شام ہو گئی تو شب باشی کی غرض سے کسی غادر کی تلاش کی۔ اور راست وہاں سو گئے۔ کچھ رات وہاں لگزدی تھی کہ اپنے ہمک ایک بجادی پھراں غار کے متبر پر لڑک آپا اداس سے غار کا مژہ بندھ ہو گیا۔ یہ تینوں سخت پریشان ہوتے۔ ایک دوسرے سے بہنے لگے اب یہاں سے ہمیں کوئی چیز ملی نہیں جو نجات و لاسکے۔ سوتھے اس کے کاپنی ہر کسی کی نیک کام کو پیش کر کے اسے نجات کا فریضہ بنایا جائے۔ ایک ان میں سے بولا! میرے ماں باپ تھے اور میں مال و منال دنیاوی سے کچھ فہیں رکھتا تھا۔ بجز ایک بکری کے، تو میں چیزیں اس بکری کا دودھ نہیں پلا دیتا۔ اور لکڑوں کا گھٹرو جبل سے ملا کے فروخت کر کے اس کی قیمت سے سب کی پروردش کرتا۔ ایک روز بھے دیر ہو گئی جب میں آیا تو میں نے دیکھا کہ والدین سوچ کر ہیں۔ میں نے بکری کا دودھ تکال کر اس میں روٹی بھجنے اور ان کے سونے کی جگہ آگ کا ان کے پیروں کی طرف وہ پیالہ لے کر ٹھہر ا رہا۔ اور خود بھی کچھ نہ کیا۔

کجب تک انہیں نکلاوں میں یکے کھاؤں۔ ان کے بیدار ہونے کا انتشار کرتے کرتے  
صحیح ہو گئی۔ جب وہ بیدار ہونے اور کھانا کھایا تو میں بیٹھا۔ تو میں عمر من کرتا ہوں الہی اگر  
میں اس خدمت میں بچا ہوں تو مجھ پر کشوگی اور سیری فرمادی رسمی کر جھوپ صل اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ وہ پھر اس تو شل کی برکت سے ہلا اور کچھ دلگی ہو گئی۔

دوسری کش نکھامیرے چھا کی لڑکی میں جبید تھی جس پر میں فرنیتھا بیسے اپنی طرف  
پلانا تو وہ رجوع نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ میں نے اسے ایک سو بیس دینار بیجی کر دے ایک شب  
میرے ساتھ خلوت کرے۔ جب وہ میرے پاس آگئی تو میرے دل میں خوف خدا پیدا ہوا  
اور میں نے اس سے پرہیز کھانا اور وہ سہنی دینار بھی اس سو دے دیتے۔ یہ کہہ کر اس نے باگاو  
خداوندی میں عرض کی۔ الہی الگریں اس بات میں بچا ہوں تو مجھ پر اس پتھر سے فرانی عطا فوا۔  
جنور صل اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر بک لخت ہلا اور غار پہنچ سے کچھ زیادہ فران  
ہو گیا مگلابی اتنا فران نہیں ہوا تھا کہ آسانی سے باہر نکل سکیں۔

تمیرا بولنا کہ میرے پاس مزدور کام کرتے تھے۔ دن گزرنے پر سب اپنی مزدوریا  
لے جاتے تھے۔ ایک دن ایک مزدور فرما بُ ہو گیا اور اس کی مزدوری میرے پاس رہ گئی۔  
میں نے اس سے گو سفند خرید لیا۔ دوسرے سال وہ دو ہو گئے، پھر میرے سال پلے ہو گئے  
اسی طرح ہر سال بُر تھے ہے۔

جب چند سال گزر گئے تو میرے ایک مال غیرمین گیا کی مزدور بھی آگیا۔ اوس نے مجھ  
سے کہا میں تھا اپ کی مزدوری کی تھی۔ شاید اپ کو بھی یا دھو۔ اب مجھے اس کی مزدوری  
ہے مجھے دے دو۔ میں نے کہا۔ جاؤ وہ تمام گو سفند اور بال بلکت تیراہی ہے۔ تو سے

تموز در کھنے لگا آپ کو ناگوار گزرا۔ نہیں نے کہا۔ نہیں۔ در حقیقت وہ سب مال تیراہے  
نہیں پس کہہ رہا ہوں چنانچہ وہ سب مال نہیں نے اسے دے دیا۔ الہی اگر یہ میرا بیان صحیح  
ہے تو مجھے اس بلاست نجات دے۔ حضور نے فرمایا وہ پتھر در غار سے ہلا اور نیچے گر گیا۔  
اور یہ تینوں آدمی دہاں سے باہر آگئے۔ (مشکلة شریعت بحولہ بخاری وسلم)

○  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
بنی اسرائیل کا ایک راہب جریکا مجتهد تھا ایک دن اسکی ماں اپنے بیٹے کو دیکھنے آئی۔ جریکا اپنے  
صوہم میں صورت نماز تھے۔ دروازہ نکھولا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔  
تیرے روز آئیں اس دن بھی صوہم نہ کھولا۔ جو تھے روز بھی اس طرح آئیں اور دو صورت نہ  
کھولا۔ ان کی والد نے بتاگ اکر کہا! الہی اسے رسو اکر میرا میٹا ہو کر میرے حقیقت مادریت  
کی پرواہ نہیں کرتا۔ یعنی میرے حق کے معاملے میں اس کی گرفت کر۔ اس زمانہ میں ایک  
بڑچلن عورت تھی اس نے کسی گروہ سے وعدہ کیا کہ میں جریک کو گمراہ کر دوں گی۔ چنانچہ  
وہ صوہم یعنی عبادت خانہ جریک میں داخل ہو گئی۔ جریک جو نے اسکی طرف اصل اتفاق  
نکیا۔  
اس نے کبھی چڑاہے کے ساتھ حرام کرایا۔ اور حاملہ ہو گئی۔ جب میٹا ہو تو اس نے

سے ان کی شریعت میں نمازیں کلام کرنا جائز تھا۔ جیسا کہ شریعت اسلام میں مسلمانوں کو بھی  
اجائز تھی۔ عبدالرشید

کہہ دیا کریے پھر جیسے کاہے۔ لوگوں نے جو منع پر اپنیوہ کیش کے ساتھ دھا داہل دیا۔ حشی کرنا نہیں گرفتار کے مدد سے سلطانی ہندو شیش کر دیا۔ جب پیشی ہرلئ تو جیسے نے اس کے گوں کے پچھے سے فرمایا۔ لے پچھے، تیرا باپ کون ہے؟ وہ شیخ غار مہردار میں بولا، لے جسیکے میری والدہ بھر پر جھوٹا الذاام لگا رہی ہے۔ میرا باپ ایکس پر جو والد ہے۔ (فت) جریح کو یہ تمام پریشانی والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ علی حقوق واللین کو کمال خلق، او اکرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

### (اكتشف المحبوب ص ۱۱۱، ادب المفرد ص ۵۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک بیٹی کو دیکھا کہ اپنی بیٹی پر ماں کو کلتہ ہوئے طواف کہبہ کر رہا ہے۔ اور پتھر پڑھاتا ہاٹا رہا ہے۔ میں اس کے لئے ایک سواری کا اونٹ ہوں جب سواروں کو نہ لیا جائے تو میں ڈرتا نہیں پھر اُس نے کہا! لے این عمر، کیا میں نے ماں کا بدل دے دیا۔ این عمر نے کہا نہیں اس کی ایک آہ کا بدله بھی نہ ہوا۔ (یعنی جو مصیبت اُس کو تیری پسیلانش کے وقت انھماں پڑی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کا گرگوشت ان پر والاجائے کتاب برجاتا۔ میں پھر میں کہا۔ کیا تم عمر پر کے بیٹے

نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، اس کے بعد انہوں نے اعرابی کو گدھا دے دیا جسے وہ ساتھ لائے تھے اور اپنے سر سے عمار آثار کر دے دیا، اُن کے بعض ساختیوں نے کہا اس اعرابی کے لئے وہ درہم بہت تھے۔ اس پر ابریں غرہنے کہا! بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپ کی دوستی کو بنجاو، اُسے ختم نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا فور بجا دے گا۔ (الادب المفرد ص ۵۸)

عوام بیوی و شوہب (متوفی ۱۹۱۴ء) رحمۃ اللہ علیہ بھر کے اجدل الدین تابعین سے ہی فرماتے ہیں، میں ایک مغلیہ میں گیا۔ اس کے کنارے پر قبرستان تھا۔ عصر کے وقت ایک قرشی ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سرگرد ہے کا ادبیاتی ہدف انسان کا تھا۔ اس نے تین آوازیں کر دیں کہ طرح کہیں پھر قبر نہ ہو گئی۔ ایک بڑھا میٹھی کاستہ ہی کھتی ایک عورت نے مجھ سے کہا ان بڑھی بی بی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا اس کا کیا معاملہ ہے۔ کہا یہ قبر والے کی ماں ہے۔ وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا تو ماں نصیحت کرنی کر لے جیے غدر سے ذر کبہ کے اس ناپاک کو پیٹے گا۔ یہ جواب دیتا کہ گردھے کی طرح پلاتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا۔ جب سے ہر و تر بعد عصر اس کی قبرشی ہوتی ہے اور یہ میں آوازیں کہ دھی کر کے بندھو جاتی ہے۔ (خرج الصدور اذ علامہ جلال الدین سیوطی)

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کا گرگوشت ان پر والاجائے کتاب برجاتا۔ میں پھر میں کہا۔ کیا تم عمر پر کے بیٹے

کو پانچ گردن پر سوار کر کے لے گیا ہمل۔ کیا میں اب اس کے حق سے بری ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیر سے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے بھی اُس نے اٹھائے ہیں، شاید ان میں سے ایک بھی کاملاً بدل ہو سکے۔ (رواہ الطبرانی)

○

حضر پر نوصل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کچھ غفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اُسے اپنے والدین کی طرف سے کمرے کہ اُس کا ثواب ان کو دیا گا اور اُس کے اپنے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔ (رواہ الدارقطنی)

○

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔ (رواہ الدارقطنی)

○

حضر پر نوصل اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اُس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی رویں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں۔ اور شیخون اللہ عز وجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا کھا جاتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی)

○

حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قدم کو سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو بڑا کہہ کر انہیں بڑا زکہ ہوائے وہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا کھا جائے گا اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان مقام اور جوان کی قدم پر ہی نہ کرے اور ان کا قرض نہ آتارے اور ان کے والدین کو بڑا کہہ کر انہیں بڑا کہہ ہوائے وہ عاجل کھا جائے گا اگرچہ ان کی حیات میں نیکی کرنے والا چاہا۔

(رواہ الطبرانی)

## والدین کے وصال کے بعد ان کے حقوق

○

ایک انصاری صنی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ اقدس حضور پر نوصل اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ماں باپ کے استقال کے بعد کوئی ہلائقہ ان کے ساتھ نیکی کا باقی ہے جسے میں بجا لاؤں۔ فرمایا، ماں چار بقیں ہیں، انہیں سفراز اور ان کے لئے دعاء و منفعت اور ان کی وصیت نہذ کرنا۔ اور ان کے دوستوں کی ہدایت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جائے سے ہوئیک بر تاوے اُس کا فائم رکھتا۔ یہ وہ نیک ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کسلی باقی ہے۔ (رواہ ابن المنبار)

○

حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی ماں باپ کے لئے دعا پڑو دیتا ہے اُس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

## مشترک والدین کے بارے میں حسن سلوك کا حکم

حضرت سعد بن ابی و قاص سے مردی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میرے بارے میں  
قرآن مجید کی چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری والدہ نے قسم  
کھالی تھی، کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑ دیں گا وہ کچھ نہ  
کھائیں گی، اور نہ پیشیں گی۔ اس وقت اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی راگر والدین  
اس کی کوشش کریں کہ تم جہالت سے میرا کسی کو مشترک ہیں۔ تو قم ان کی اطاعت نہ  
کرنا اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی کرتے رہنا۔

(الادب المنفرد)

حضرت اسماء بنہت ابی بکر رضی سے مردی ہے کہ میری مشترکہ ماں میرے پاس  
آئی ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں مشترک ہے اور مجھ  
سے رغبت کرتی ہے کیا اس سے صدر رحمی کروں، فرمایا اس سے صدر رحمی کر۔

(بخاری مسلم، ابو داؤد)

رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے والدین دو فنوں یا ایک کی قبر پر  
جموکرے روزنیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے  
ساتھ اچھا برتاو کرنے والا لکھا جائے گا۔

تما جبار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چل جائے کہ باپ کی قبر میں اس کے  
ساتھ حسن سلوك کرے وہ باپ کے استغفال کے بعد اُس کے عزیزوں دوستوں  
سے نیک برتاو کرے۔

## والدین کی اطاعت کس امریں کرنی چاہیے

والدین کی رضا جوی ، خاطر و ای اور تمیل حکم اُس وقت تک ماجب ہے، جب تک وہ ترک فرائض و واجبات کا حکم نہ دیں۔ اگر والدین اوسے فرضہ الہی سے دیکھیں یا واجب کے ادا کرنے سے منع کریں۔ تو چونکہ والدین کے حقوق پر حق مذاہمی مقدم ہے۔ اس لئے ان کے قول کو نہیں ماننا چاہیے۔

ترذی نے بروایت عہد الشبن حرب و بن عاصی بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ کی صمامندی باپ کی رضا مندی ہیں میں مغرب ہے۔ اور اس کی ناخوشی باپ کی ناخوشی ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر کسی بندہ کی فرمابنبرداری نہ کرنی چاہیے۔

## والدین کے لئے دعاء



رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمُ الْمَسَلَةِ وَمِنْ ذُرْيَتِي وَبِنَا فَتَّبَلْ  
دُعَاءً ○ رَبِّ اغْفِرْنِي لِذَلِكَ الَّذِي وَلَلْمُؤْمِنِينَ يَسْأَمُ  
يَقُومُ الْمِسَابَط



رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْلِي مَغْيَرَاتِهِ

تمت بالخير

## کاش

میر حضرات اسکوں۔ کالج یونیورسٹی کے طلبہ کو یہ کتاب تعمیم فرمائیں۔  
مکتبہ فوریہ رضویہ سکھ۔ خاص تعاون کرے گا۔

ہماری منزل ، طلبہ میں سچے اسلامی روح بیدار کرنا ۔

۶۰ همارا نسبے العینت ، طلبہ کے تلرب میں سچی مصلحت کی شمع فروزان کرنا ۔

## طالب علم ساتھیو!

اگر آپ چاہتے ہیں کہ :

آپ کا دل عنی مصلحت سے سرشار ہو ۔

آپ کے دل میں عنیت صحاہر برقرار ہے ۔

آپ کے دل میں محبت الہیت پیدا ہو ۔

آپ کے دل میں احترام اولیا مرکا جذبہ موجز ان رہے ۔

پاکستان میں ایک فلاہی و مثالی اسلامی مناسنہ کا قیام عمل میں لا یا جائے ۔

تعلیمی واروں میں مکمل اسلامی نظام تعلیم کا اجرا ہو ۔

ہر طالب علم کو کمزور کرنی معلومات ہوں کر دہ اسلام کو نامکمل کئے والے

کوہ بیٹیں کو غاموش کر سکے ۔

ان نیک مقاصد کے لیے اجنبی طبلہ اسلام خانہ الرال کے زیرِ انتظام ایک عینیم لابری اور  
دارالعلوم کا منصوبہ زیر تحریک ہے ۔ اس کا رخیزہ میں ہمدرم کا تعاون فرما کر عند اللہ ما جور  
الدعیان الرال المیرہ ادا کیں اجنبی طبلہ اسلام خانہ الرال  
ہوں ۔



۲۶	..	شان جیب از تحفہ - ۱۸/۱	۱۰	..	بای کربلا - ۱۵/۱
۳	..	صلوٰۃ و سلام قبل اذان	۴۰	..	عقبات برطانیہ (رسید محمدی) - ۷/۲
۴	۵.	حناچ	۲۲	..	عُون کے آنسو اوقال دو مہینہ ۱۸ کیجا
۱۴	۵.	عَقَدَ إِلَيْكُمْ مُنْتَهٰ	۴۴	..	دیوبندی نہیب
۳	۵.	علماء دیوبند کا تفسیری افسانہ	۵	..	دیوبندی برطانیہ فرقہ (ادیسی)
۲۹	..	دُنیا سے سلام کے اسباب زوال	۱۴	۵.	دُنیا سے سلام کے اسباب زوال (حصہ اول لکھا)
۲	..	درس توحید	۲	۲۵	علم اتوحید
۴۵	..	دینِ عصطفا	۳۸	..	عوارف المعرفت
۱۲	..	ڈکھمیں کی حظیرہ چائیں	۳۴	..	ڈکھمیں سیرت - ۱۸/۱
۸۱	..	غفتہ الطالبین اردو	۱۵	..	رُکنِ فیض (بڑا دوست) سوم / ۱۷ اچھا مر
۱۵	..	زاد حق	۷	۵.	فضلائی فوڈ یونیورسٹی نہمان آرڈو
۳۴	..	رُوحانی علاج	۱۵	..	نادی امجدیہ
۲۵	..	دُلّاحی اسلام کا شاعر عظم ہے	۳	..	فاتویٰ الحجیہ (الخطایہ الحجیہ)
۱	۵.	رنگ روشنی سے علاج	۱۵	..	فاتحہ کاظمیہ (۵۰/۱) ابہا عقیدت
۶	..	رفعتہ وہابیت	۳۰	..	رسائل نفعیہ
۷	..	رفعتہ نجدیت	۸	..	زیزادہ (راشد القادری) - ۱۲/۱۵
۸	..	رفعتہ نزدیت	۲۲	..	زیر و زبری
۳	..	رفعتہ مودودیت	۳۳	..	شیخ بخشی زیور
۳	..	رفعتہ خارجیت	۳۶	..	سیرت عصطفاً - ۲۸/۱
۲	..	قرآن شریف ترجمہ (تاج پیشی، قرآن پیشی، چاند پیشی، پسچی)	۳۰	..	سیرت رسول علی (۱۵، ۱۶، ۲۵، ۲۶)
۱۴	۵.	کتبہ رضویہ کراچی کے تمام اقسام	۱۸	..	پسچی
۳	..	قصیدہ بُردہ مترجم	۳۲	..	سوائی امام احمد رضا - ۳۰/-
۴۰	..	مجموعہ مناجات	۳۹	..	شعشعت بنی ضاقا اقبال پاچہ مہر پیغمبر
۳	..	مجموعہ سلام	۱۲	..	اسلام میں دین کا مقام
۴۰	..	كتاب شفاف اردو دوسریت - ۱/۲	۱۶	..	كتاب شفاف اردو دوسریت - ۱/۲

۲۰	..	مقياس حفظت	۶۳	..	گاستان شریعت
۲۵	..	مقياس دلایلت	۲۰	..	گیدھوں شریعت - ۱/-
۲۱	..	مقياس مناظرہ	۴	..	گستاخون کا بڑا انجام
۲۲	..	مناظرہ جہنگ	۱۴	۵	مجموعہ نعمت حجۃۃ اللہ - ۱۵ پاکٹ سائز
۱۵	..	مناظرہ اوری علم حبیب پر	۳۰	..	مجموعہ نعمت پاکٹ اعلیٰ کاغذ جلد
۸۰	..	مطالعہ المسالک علی فضائل الارامل الخیرات	۱۲	..	مجموعہ نعمت ۷/-، مجموعہ مسلمان ۶/-، یکجا
۱۵	..	نعمت رسول	۱۹۵	..	مذکوج النبوت کامل اردو
۱۸	..	نعمت رسول پاکٹ سائز آفٹ کاغذ	۲۸	..	مکاشفہ الطوب (غزالی)
۴	..	نعمت بنی پاکٹ سائز	۱۳	۵	شطب حدیث
۴	..	نعمت رسول پاکٹ سائز نعمت	۱۵	..	مسلاک امام ربانی
۴	..	نعمت حصہ	۱۶۲	..	مکوبیات امام ربانی کامل اردو
۱۳	۵۰	نظام شریعت	۳۰	..	منهج العابدین غزالی
۱۰	۵۰	نعمت حبیب	۳۴	..	تفویظات اعلیٰ حضرت ۳۷/-
۲	..	نقش وفا	۲	..	متنکرین رسالت کے مختلف گروہ
۱۵	..	دہائیت کا پوسٹ مارکم	۴	..	مفہیم علمہ پند سوانح
۲۰	..	دریانی مذہب	۴	..	معراج النبی (کافلی) ۷/۵۰
۸	..	دہائی دیوبندیوں کی نشانی	۴۵	..	مہر نمیہر خاص الحاضر
۱۸	..	ہمارا اسلام اول تا یخیم جلد = ۲۶۷	۲۰۰	..	مرآۃ شرح مشکوہہ جلد (مفہیم احمدیان)
۳۹	..	ہمارا اسلام اول تا یخیم کلام سائز	۱۰۰	..	مقياس انبیاء اول، دوم، سوم
۱۶	..	میزید پیدا اور ملام پاک	۲۲	..	مقياس نور ۱۸/- مجلد
۱۲	..	میزید ہمارا اسلام کی نظریں	۷۵	..	مقياس خلافت

- ۱/۵۰۔ آفت کا قدر ۷ سائز  
 ۱/۵۰۔ دریانہ کا قدر  
 ۱/۵۰۔ کتابی سائز  
 ۱/۵۰۔ پاکٹ سائز مع دوست مبارکہ کا جواب (آفت کا قدر)  
 ۱/۵۰۔ دریانہ سائز  
 ۱/۵۰۔ دریانہ سائز

قرآن شریعت کے غلط ترجموں  
 کی نشان دہی  
 اعلیٰ کتابت اعلیٰ درونگہ تحریر (مشتعل سُرخ)